نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲ جلد ۱۳ | لودیانہ ۸ جنوری سنہ ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۲ آنہ

گلدستہ اخبار

کابل میں افواہ ہے کہ بہت جلد روسی فوج ہرات پر قبضہ کرنے والی ہے۔ امیر کابل کا رعب و داب خاص شہر کابل میں کم ہوتا جاتا ہے۔ روس والوں نے ارادہ کر لیا ہے کہ افغانی کمیشن سرحدی کے ساتھ موسم بہار میں بات چیت شروع کیجاویگی۔ شاہ ایران ادھر تو انگریزوں کے ساتھ اپنا ملاپ ظاہر کرتا جاتا ہے اور ادھر روسیوں کی سازش قبضہ ہرات کی بابت کر رہا ہے۔ فرانس چاہتا ہے کہ چین سے صلح ہو جاوے مگر چینی کہتے ہیں کہ اب ہم صلح کے خواہش مند نہیں ہیں۔ جلال آباد میں حاکم نے ایک دربار کر کے بیان کیا کہ امیر کابل کو تم کیا سمجھتے ہو کسی سردار نے جواب نہیں دیا ہے۔ مہدی کاذب نے اپنی فوج کو حکم دیا ہے کہ خاص شہر قاہرہ کی طرف روانہ ہو اور بہت جلد قاہرہ پر قبضہ کیا جاوے۔ خارطوم کی طرف انگریزی فوج ماہ فروری تک پہنچ جاوے گی اور پھر مہدی کے ساتھ انگریزی جنگ شروع ہوگا۔ عدن میں فرانس والے ایک قلعہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں مگر عدن کی رعایا نے اجازت نہیں دی ہے اور عدن والے چاہتے ہیں کہ فرانس والوں کا یہاں عمل دخل ہو۔ روس نے خدیو مصر کو لکھا ہے کہ نہر سویز میں کچھ ہمارا بھی حق ہے اور اگر حق نہیں ہے تو کسیقدر حصہ ہم کو بھی دیدو۔ قندھار کے حاکم نے امیر کابل کو اطلاع دی ہے کہ قندھار کے بعض بعض سردار روس کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ غزنی میں روسی جاسوس وارد ہے اور وہاں کے حاکم سے خفیہ بات چیت کر رہا ہے۔ خراسان کے سرداروں نے رعایا کے حقوق دیدیئے ہیں اور اب یہ شرط ہو گئی ہے کہ آیندہ سے امیر کابل کی اطاعت نہیں کرینگے۔ روس کی دس ہزار فوج کوہ قاف کیطرف روانہ ہوئی ہے اور وہاں سے پھر سرحد کی طرف روانہ ہوگی۔ پیرس کے باشندے کمال درجہ کے شراب خوار ہیں اور خاص شہر پیرس میں میونسپل کمیٹی کو ڈھائی کروڑ روپیہ شراب کے محصول سے وصول ہوتا ہے۔ فحش کتابوں کے رکھنے کی بہت سخت ممانعت ہوئی ہے۔ مہدی کی فوج کو مقام کسالہ کے نزدیک پھر ایک بھاری شکست ملی ہے اور فوج فرار ہونے پر کمر بستہ ہے۔ صوبہ زولینڈ میں انگریزی حکومت قایم کیگئی ہے اور بہت جلد ایک گورنر انگلستان کی طرف سے مقرر ہونیوالا ہے۔ تبت میں روسی جماعت پیمایش کرنے والوں کی موجود ہے اور اپنا کام بلا خوف و خطر کر رہی ہے۔ افواہ ہے کہ حضور قیصر ہند اپنے فرزند یعنی پرنس ویلز کو حکومت دینا چاہتی ہیں۔ سلطان نواز جنگ کی نظام حیدر آباد نے سنا ہے کہ کل سزا معاف کر دی ہے۔ فرانس کے ۱۷ ہزار سپاہی اسوقت تک جنگ چین میں مقتول ہو چکے ہیں۔ نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب آخر فروری تک شہر پشاور میں داخل ہونگے۔ معاملات کوریا میں بوجہ بغاوت روس نے بھی دخل دیدیا ہے۔ جرمن والے صلاح کر رہے ہیں کہ زولینڈ پر سے انگریزی حکومت ہٹا دیجاوے اور وہاں پر اپنی سلطنت قایم کیجاوے۔ شاہ جرمنی کو مار ڈالنے کی مفسدوں نے سازش کی تھی مگر راز فاش ہو گیا اور مجرم …

نور افشاں

آزادی اور قید

ہر قسم کی قید سے انسان کو ایک طرح کی بےچینی اور تکلیف لاحق ہوتی ہی لڑکا کھیل کود میں خوش ہی ادھر سے اُدھر کودتا پھرتا ہی اسنے میں مولوی صاحب نے آواز دی کہ پڑھنے آؤ منہ کا رنگ فق ہو گیا ہاتھہ پانوٴں سُست پڑ گئے۔ اسکی کیا وجہ ہی۔ وجہ یہی ہی کہ وہ کھیلنا چاہتا ہی مگر مولوی صاحب کے آنے سے قید ہو گئی۔ اس قسم کی قید سے جو اضطراب ہو جاتا ہی اُس سے شاید ہر شخص واقف ہوگا۔ مگر اس قید پر کیا موقوف ہی۔ کسی قسم کی قید کیوں نہ ہو ایک بیقراری پیدا کرتی ہی۔ قیدی کو قید خانہ میں مریض کو پرہیز میں طالب علم کو موسم گرما میں پانچ بجے آنکھہ ملتے ہوئے بیدار ہونے میں۔ جو بےچینی ہوتی ہی وہ ظاہر ہی۔ ان وجوہ سے ہر نوع انسان کو ہر قسم کی قید سے گریز ہی اور کامل آزادی کی جانب میلان ہی۔ مگر یہہ نہیں جانتے کہ انسان کو ہر طرح قید سے بالکل مبرا ہونا ناممکن۔ یہہ امر ممکن ہی کہ ایک قید سے جدا ہو۔ اور دوسری قید کو اختیار کرلے مگر قید خواہ مخواہ ہی۔ لوگوں کا خیال ہی کہ راہ نیک میں بہت کچھہ پابندی اور قید ہی اور راہ بد میں بہت آزادی ہی۔ نیک اور متقی ہر ایک قواعد کی پابندی کرتا ہی۔ اپنی خواہشوں کو روکتا ہی۔ اور بداطوار جو چاہتا ہی سو کرتا ہی۔ جو خواہش پیدا ہوتی ہی اُسکو روکتا نہیں۔ ذرا غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ یہہ کسقدر غلط خیال ہی۔ یہہ تو ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ آزادی مطلق انسان کو میسر نہیں ہوسکتی ہی۔ مگر زیادہ سے زیادہ آزادی جو انسان کو حاصل ہوتی ہی وہ راہ نیک میں ہی اول تو جو قید اور پابندی کہ نیکیا در متقی کے واسطے ہی اُسکو وہ خود اپنی مرضی سے اختیار کرتا ہی۔ ایک شخص نے راست گوئی کو اپنا شعار بنایا ہی اسمیں ایک طرح کی قید بیشک ہی مگر وہ قید اُسنے خود اختیار کی ہی۔ کوئی شخص اُسکو جھوٹ بولنے سے باز نہیں رہ سکتا کوئی سبب کہ کبھی کبھی جھوٹ بولنے سے سزا یا بیعزتی کا خوف ہی اور یہہ خوف سچ بولنے پر مجبور کرتا ہی۔ مگر نہیں صدہا موقع ایسے ہیں کہجہاں انسان جھوٹ بول سکتا ہی۔ اُس جھوٹ سے نہ سزا ہو سکتی ہی اور نہ بیعزتی۔ بلکہ اُسکا افشا تک نہیں ہوسکتا غرضکہ یہہ صاف ظاہر کہ جس نے راستی اپنا شیوہ بنایا ہی اُسنے یہہ قید اپنی مرضی سے خود اختیار کی ہی اور اسوجہ سے وہ قید کم ناگوار معلوم ہوتی ہی۔ دوم یہہ کہ راہ نیک اور روح انسانی میں ایک موافقت ہی جسطرح مچھلی کو پانی موافق ہی اسیطرح روح انسانی کو نیکی موافق ہی۔ اب اگرچہ مچھلی کو دریا میں ایکطرح کی قید ہی۔ دریا کے باہر نکل کر خشکی میں نہیں آسکتی مگر اس قید کو قید کہنا واجب نہیں۔ کیونکہ اسمیں اُسکی بہبودی اور خوشی متصور ہی۔ اور پھر اُس دریا کے چلنے پھرنے میں کوئی قید نہیں۔ علی ہذالقیاس راہ نیک میں بھی انسان کی اصلی خوشی متصور ہی اور راہ نیک میں بھی بہت کچھہ وسعت ہی۔ ہزارہا قسم کے افعال حسنہ ہیں جس امر نیک میں طبیعت راغب ہو اختیار کرلے۔ مگر راہ نیک سے باہر آنا اسیطرح نامناسب ہی جسطرح مچھلی کے واسطے دریا سے باہر آنا۔ سوم یہہ کہ نیک آدمی اپنے اوپر خود قید اختیار کرنے سے صدہا قسم کی خارجی قیدوں سے بچتا ہی۔ جو کہ بداطوار کو مجبوراً برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص کا ایک کیسۂ زر پر گذر ہوا جو اُسکا نہیں ہی طبیعت کیسہ کے چرانے پر آمادہ ہوئی مگر اُس نے اپنی خواہش کو قید میں رکھا اور راہ نیک پر ثابت قدم رہا تو اُسکو صرف ایک قید برداشت کرنی پڑی یعنے ایک مرتبہ اُسکی خواہش کے خلاف ہوا۔ برخلاف اُسکے اگر دوسرے شخص نے قید اور ضبط کو بہت برا سمجھکر غیر شخص کے مال پر ہاتھہ بڑھایا۔ اچھا ایک قید کو نہ اختیار کرنے سے دیکھنا چاہیئے کہ وہ قید سے بالکل بچ جاتا ہی یا نہیں۔ فرض کیجئے کسی نے چوری کرتے دیکھ لیا۔ اب یہہ شخص ہزار دل سے چاہتا ہی کہ کوئی شخص نہ دیکھتا اور سخت پیچ و تاب کھاتا ہی مگر اُس کی خواہش پوری نہیں ہوسکتی۔ ایک شخص جرم کو دیکھہ چکا۔ معاملہ لاعلاج بگڑ گیا۔ لاکھہ پیچ و تاب کھاتا ہی مگر اِس پیچ و تاب سے رہائی ممکن نہیں یہہ اول قید ہی۔ جو بداطوار کو ابتدا میں قید مناسب سے بھاگنے کی وجہ سے لاحق ہوئی +

از رفیق نسواں

ویلز رف آن کارنس

یعنے انٹیں سے گٹے کا علاج بالکل جلد کرتی ہی۔ اِس دوا کی قیمت ۱؎ ہی پتہ مقام بمبئی بدو کان بی۔ ایس۔ میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہی +

افغان سرحدی کمیشن

افغان سرحدی کمیشن کی خبریں جو ابتک سُننے میں آئی ہیں روس کی نسبت بدستور مخالفانہ ہیں۔ اور ظاہر کرتی ہیں کہ روس کے ساتھ نہ معلوم کسطرح معاملہ فیصل ہوگا۔ دن اور ہفتے تو کیا بلکہ مہینے گذر جاوینگے اور تو بھی وہ مطلب بر نہ آوینگے۔ جسکے لئے اسقدر خرچ اور تکلیف گوارا کی گئی ہو۔ روس کی نسبت جو کچھ کہ آجکل کے اخبارات ولایت میں چھپ رہا ہو اگر وہ درست ہو تو بیشک گورنمنٹ انگریزی کو روس کی نسبت اپنے خیالات تبدیل کرنے پڑینگے +

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ روس اس کمیشن کے تقرر کو پسند نہیں کرتا ہو اسکی منشا کو پورا نہیں ہونے دیتا اور حجتوں و دلیلوں و حیلوں و چارہ جوئیوں سے اُسکو ہوا میں اُڑانا چاہتا ہو +

ایک ولائت کا اخبار لکھتا ہو کہ اُسنے انگلستان سے شکایت کی بلکہ جواب طلب کیا ہو کہ آپ اس طمطراق کے ساتھ کیوں وسط ایشیا میں آئے اسقدر دھوم دھام کیوں دکھلائی سرحد کی تحقیقات مطلقاً اس جمعیت اور سامان کی محتاج نہیں تھی بہتر ہو کہ تمام فالتو لوگ اور اسباب فوراً واپس کر دیا جاوے ورنہ اس سے سرحد پر ہمارے رعب میں فرق آئیگا — احتمال عظیم ہو۔ اس رُخ کے ساتھ اُس حیلہ سازی کو خیال کیجئے جو سفارت انگریزی مقام تجویز کرنے میں دفعتاً یہہ دیکھکر لاحق ہوئی ہو کہ پل خاتون میں سنگین دستہ روسی فوج کا مقرر اور موجود ہو جو مقام سرخس سے بھی چند میل ورے اور ہرات سے متصل ہو اس سے انگلستان کی آنکھیں روسی حرکات پر معلوم ہوتا ہو کہ کھل گئی ہیں۔ لبرل فریق کا نامی اخبار (لنڈن ڈیلی نیوز) صاف لکھتا ہو کہ اب بہتر یہہ ہو کہ عہد و پیمان کو خیرباد کہا جاوے اور دوستی و اعتبار کو بالائے طاق رکھکر کمیشن کے کام کو بند کیا جاوے۔ اس رائے کو اہل الرائے ضرورت سے زیادہ آزادانہ اور دیکھا سمجھتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے گویا روس کا مطلب کمیشن کے قایم نہ ہونیکے بارے میں بر آگیا۔ حالانکہ ہم ٹھن ٹھن پال رہجگئے۔ ہمارا فرض شمال و مغربی سرحد کی طرف اگر کچھ ہو تو یہہ ہو کہ روس پر یہہ بات منقش کر دیں کہ اُسکی حرکات کی ہندوستان کی طرف کوئی حد ہونی چاہئے۔ یہہ حد اسوقت ختم ہوتی ہو جبکہ وہ افغانستان کی سرحد کو چھوتا ہو۔ اور اسباب کے نذر انداز کرنے سے آپس کی دوستی کے لئے جو صدیوں سے برابر چلی آئی ہو کوئی وجہ قیام کی نہ رہیگی۔ پل خاتون پر روسی قبضہ ہونے سے ہمکو یہہ نہیں چاہئے کہ کمیشن کو توڑنا پسند کریں بلکہ اسباب پر زور دینگا اس سے موقع سمجھیں کہ روس نے اس بارے میں حد سے تجاوز کرکے کارروائی کری ہو اور اسکو واجب ہو کہ اسکو الٹ دیوے۔ ایک زمانہ تھا کہ جب روس نے بطور گورنمنٹ کو دیا تھا کہ میں مرو پر قبضہ کبھی نہیں کرونگا وہ اقرار گورنمنٹ کے پاس برابر موجود ہو لیکن روس نے نہ فقط آخرکار مرو ہی لے لیا بلکہ مقام سرخس پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور اب پل خاتون میں جو اس سے ۵۰ - پچاس میل ورے جانب ہرات ہو اُسکی فوج موجود پائی گئی ہو۔ اس افسوسناک واقع کو مضبوط اور مجرب عبارت میں لکھکر انگلستان کا روس کے پاس روانہ کرنا یقین کیا جاتا ہو کہ بہتر اثر کریگا بہ نسبت کمیشن کے واپس کرینگے اور ساتھ ہی اپنا مطلب خوبتر یہہ نکلیگا کہ اُسکا دل اور بھی صفائی سے معلوم ہو جاوے گا۔ یہہ بیان کیا جاتا ہو کہ پل خاتون کا علاقہ نہایت سرسبز اور شاداب ہو۔ ٹھیک شرک ہرات کے اوپر واقع اور اسجگہ کہ جہاں افغانستان کی سرحد سب سے کم محفوظ ہو بقول تازہ ترین اخبارات کے کمیشن انگریزی نے اپنے سرمائے قیام کی جگہ مقام بالامرغاب مقرر کی ہو مقام چارشنبہ جہاں پہلے قیام کی صلاح تھی اسوجہ سے چھوڑا گیا کہ وہاں مخالف ترکمانوں کا زور تھا اور رسد کا ٹوٹا۔ کئی دفعہ دو دو چار چار ہزار ترکمانوں کی جماعتیں دورے دکھائی دیں پھر مقام میمنہ تجویز ہوا جو مقام مذکور سے چالیس میل ورے ہو اور محفوظ افغانی سرحد کے اندر ہو اس شہر کی نسبت یہہ سنا گیا ہو کہ یہہ اپنے علاقہ کی دارالسلطنت ہو اسمیں ۱۵ سو مکانات ہیں اور ۲۵ ہزار اسکی آبادی ہو جسمیں ۱۵ سے ۲۰ ہزار تک ازبک ہیں۔ اسکے گرد کچھ گز چوڑا ارت بنا ہو شہر کے اندر ہی قلعہ ہو جسکی دیواریں ۲۰-۲۵ فیٹ بلند ہیں اور ایک اونچا مینار بھی ہو۔ اس خبر کی سیاہی کاغذ پر خشک بھی نہ ہونے پائی تھی کہ بالامرغاب قیام کی صلاح ہو گئی اور چار روز سے یہہ صلاح فی الحال قائم ہو بالامرغاب ایک گانوں کا نام ہو جو مقام میمنہ سے ایک سو میل جنوب و مغرب کی طرف علاقہ فیروز ایماق واقع ہو اسمیں ایک خام قلعہ ہو اور چھ سو کے قریب مکانات ہونگے اور لطف یہہ کہ گانوں میں آدمی ایک بھی موجود نہیں بلکہ خالی پڑا ہو اس مقام پر انگریزی سفارت کے لوگ جاڑوں کا شباب بسر کرینگے جسکے بعد ہی اب سمجھنا چاہئے کہ کارروائی شروع ہوگی۔ روسی کمشنر ابھی تک گھر سے بھی نہیں نکلا۔ فروری سے پہلے اسکا روانہ ہونا مشکل ہو اور یہہ اقرار پا چکا ہو کہ کام شروع موسم بہار میں آغاز کیا جاوے وہ بھی جب ہوگا اگر فوجی معاملات جنکی پیچیدگی کا ذکر اوپر آچکا ہو بوجہ احسن طے ہو جاوینگے +

فی الحال سفارت انگریزی کے لوگ بقول تازہ ترین خبروں کے بالامرغاب میں آس پاس کے ترکمانوں کے ساتھ دوستی گانٹھنے میں مصروف ہیں جو سارق ہیں اور ان ترکمانوں سے علیحدہ اور جدا ہیں جو کہ تقی ترکمان کہلاتے ہیں۔ اور جنکی شرارت کے خوف سے سفارت انگریزی کو مقام چارشنبہ

نقل مکان کرنا پڑا - سارق ترکمانون کے سردار بر انگریزی افسران سے آن اکثر ملاقاتیں کرنے میں مشغول علاقہ پنج دیہ کا حاکم جوان ترکمانون کا سردار اعظم ہے معہ اپنے برادر افسر قوم جمشیدی کے جنرل لمسڈن صاحب کے ساتھ ملاقات کرنے آیا اور اُنکے ساتھ دوستی پیدا ہوگئی - خیال کیا جاتا ہے کہ اگر موسم نے اجازت دی تو انگریزی سفارت وقفہ کو گرد نواحی ملک کی تحقیقات اور دیکھ بھال میں خرچ کر کے فائدہ اُٹھاویگی +

بمبئی کے اخبار کو بذریعہ تار برقی ولایت سے یہہ خبر پہنچی ہیں کہ روس میں کمیشن کی تقرر کی نسبت کوئی تیاری نہیں کیجاتی اور روس اپنے وکلا اسوقت روانہ نہیں کریگا کہ جبتک اُسکے تمہیدی معاملات کی نسبت تصفیہ نہ ہولیگا - مثلاً روس کہتا ہے کہ جو ملک میرے قبضہ میں آگیا ہے اُسکو میں نہیں چھوڑ سکتا - اب آگے سے میرے رعب میں ترقی ہوئیگا - روس کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ تمام علاقہ ترکمانیہ روس کے قبضہ میں رہنا چاہیے اور رہیگا +

اخبار ٹائمس کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ روس نے ہرات میں داخل ہونیکا راستہ اور بندوبست سوچ لیا ہے +

تازہ ترین خبر کمیشن مذکور کی نسبت یہہ آئی ہے کہ روسی کمشنر کو روانہ ہونیکا حکم تو ہوگیا لیکن وہ دو ماہ تک کام ہاتھ نہیں لگاویگا یعنے جبتک کہ تمہیدی معاملات طے نہ ہو جاویں +

روس کے اس اعتراض پر انگلستان کو ہنسی ہو رہی ہے کہ انگریزی کمیشن میں اتنے لوگ کیوں آئے - یہہ دھوم دھام کس لئے کیگئی وغیرہ - وغیرہ - برخلاف اسکے جو حالت کہ انگریزی کمشنر کو وسط ایشیا میں معلوم ہوئی ہے وہ روس کی چالاکی پر دال ہے کے علاوہ اسباب کو ضروری ثابت کرتی ہے کہ کمیشن میں زیادہ دھوم دھام ہونی چاہیئے اور کہ اُسکے ہمراہ جماعت کو سپاہ جرار میں تبدیل کرنا چاہیئے - کمیشن کی موجودگی نے جو بھید وسط ایشیا میں طشت ازبام کئے ہیں اور جو چال ہیں تاڑے ہیں روس کے لئے کہتے ہیں کہ وہ بڑی ندامت کا باعث ہونگے اور انگلستان کے لئے عتاب کی وجہ ہو گئے ہیں - بیشک انگلستان اسبات کو نہیں گوارا کریگا کہ پہلے تو روس کا ایک چالاک نقشہ نویس پولیٹیکل فقرانی سے ایک معقول حصہ افغانستان کو روسی سرحد میں داخل کرے اور زار روس کا ایک جلد باز فوجی جرنیل نا آزمودہ (؟) اپنی فوج کو چہٹ مقامات حصہ مذکورہ میں دھکیل دے - چنانچہ سچ سچ ایسا ہی ہوا +

روسی سیاح ڈٹی لیبر نے اپنے نقشوں میں افغانستان کے سرحدی ممالک اندکوئی - میمنہ - پنجدہ - پل خاتون کو من مانے روسی سرحد میں داخل اور افغانستان سے خارج کر دیا - اور روسی جرنیل کامراف نے اندکوئی اور پل خاتون میں قبضہ بھی کر لیا جو انگریزی کمشنر جنرل لمسڈن صاحب نے خود ملاحظہ کیا اور اُنکی زبردست رپوٹ اسبارہ بہت جلد پیش ہونیوالی ہے - اگر کمیشن انگریزی کے پہنچنے میں کچھ تاخیر اور ہوتی تو ضرور پنجدہ پر بھی روس کا قبضہ ہولیتا جہاں سے اسحاق خان حاکم ترکستان کی سازش سے بآسانی میمنہ لیا جاتا - اسحاق خان عرصہ دراز تک سمرقند میں زیرسایہ روسی حکومت بسر کر چکا ہے وہ امیر کی تابعداری میں طرح سے ناخوش ہے اور زار کی متابعت کو بہ نسبت اُسکی گورنری کے اپنے لئے زیادہ تر بہو نہار تصور کرتا ہے - جسکی نوازش اور نیک نظری پر وہ ہرگز دائمی بھروسہ نہیں کر سکتا ہے - غرضیکہ جنرل لمسڈن صاحب کی موجودگی نے تمام کارروائی کی رنگت کو پھیکا کر دیا اور بدل دیا اور جنرل کامراف کو ملک گیری کے عمل سے روک دیا - اب یہہ دیکھنا بر مزہ ہے کہ ان معاملات کا فیصلہ کیونکر اور کب ہوگا - اور نتیجہ کیا نکلیگا - سفارت انگریزی کے کیمپ (بالامرغاب) سے جو خبریں آئی ہیں اُنکی رو سے بالامرغاب کا قلعہ امیر صاحب نے سفارت کے سرمائے قیام کے لئے عطا کیا ہے جسکے بیچ میں بالفعل رہنیکا بندوبست کیا جاویگا +

قلعہ مرغاب میں بالفعل سپاہ افغانی موجود ہے اور سفارت اُس سے ایک میل بجانب شمال خیمہ زن ہے - اُسکے پاس ہی ایک چھوٹا سا بازار تیار ہوگیا ہے جو روز بروز وسیع اور بارونق ہوتا جاتا ہے اور جسمیں سفارت کے لوگ وہاں والوں سے سودا خرید کرتے ہیں - باربرداری کے تمام جانور موجود رکھے گئے ہیں جنپر دیہات گرد نواح سے غلہ لایا جاتا ہے - علاقہ سرسبز اور زرخیز ہے - اور شکار بکثرت موجود ہے موسم شفاف اور سرد - سفارت کی سکونت کے لئے ایک سوتاری وضع کی گاڑی نما خیمہ بزرگ اور فیروزکوہی لوگوں نے بہم پہنچائے باقی ڈیڑہ سو ہرات اور میمنہ سے لئے جاوینگے + آخر جنوری تک سفارت اسی جگہ رہیگی اسکے بعد سرخس کو روانہ ہوگی جہاں سے روسی سفارت اُسکے ساتھ ملیگی اور تب کارروائی شروع کیجاوے گی - یہاں سے ہرات کی جانب بخوبی پیمائش کر لی گئی ہے اور اطراف گرد نواح میں مختلف جماعتیں اسی کام میں مصروف ہیں +

اخبار عام

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں گبریلا - کھیاں - چنچڑے - چیونٹیاں - کھٹمل - جھینگر اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی گو وغیرہ سب دفع ہو جاتے ہیں قیمت ساڑھے سات پیس - بی - ایس میٹن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

مراسلات

بقیہ عبد الغفور صاحب سابق کٹی کسٹ کے سوالات کے جوابات

سوال اول - خداوند مسیح نے اور اُسکے سب شاگردوں میں سے کسی نے بھی غیر قوموں کو سچے مذہب میں شامل کرتے وقت کبھی نہیں کہا کہ تثلیث پر ایمان لاؤ فقط یہی تعلیم دی کہ خدا پر اور قیامت پر ایمان لاؤ اگرچہ مسیحی ایمان کی اس زمانہ میں بھی بنیاد سمجھی جاتی ہے کیونکہ جو تثلیث کو نہیں مانتا وہ مسیحی نہیں اور جبکہ بنائے مذہب یہی تعلیم قرار پائی تو ممکن نہیں کہ مسیح اور اُسکے شاگرد لوگوں کو عیسائی کرتے وقت تثلیث کی تعلیم نہ دیتے +

سوال دوم - انجیل میں جسکی حفاظت ہم سب مسیحیوں کو بمنزلہ جان کرنی چاہئے اسقدر کثرت کے ساتھ کہ جسکا شمار مشکل ہے تحریفات ہونے کے باوجود اب اس کتاب کا اعتبار کرنے کی کیا وجہ ہے اور ان بیشمار تحریفوں میں سے جنہوں نے انجیلوں کو بے اعتبار کر دیا ایک یہہ ہے "تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس (۱ اول یوحنا باب ۵) اب اگر کہیں اُس انجیل میں تثلیث کا ثبوت پایا جاتا تو اُس آیت کی جو اوپر لکھی گئی ازراہ جعلسازی انجیل میں درج کرنیکی کیوں ضرورت ہوتی اور جبکہ ایسی اصل ایمان کی باتوں کا انجیل میں جعلسازی سے شامل ہونا ثابت ہوا تو اُس کتاب اور اُس مذہب کا کیا اعتبار رہا +

۔ ان عقلی مشکلات کے عام سوال کی بابت اب بیان ہو چکا اب میں ان خاص خاص باتوں کا جو فی الحال پیش ہوئی ہیں کم و بیش جو میں خیال کرتا ہوں جواب دیتا ہوں ان میں سے اول کا راقم یہہ لکھتا ہے کہ نہ تو مسیح نہ اُسکے شاگرد کبھی کو عیسائی کرتے وقت تثلیث کے نام کو کام میں لاتے تھے جو اشخاص عیسائی ہونے تھے اُن سے صرف یہہ چاہتے تھے کہ وہ خدا اور قیامت پر ایمان لاویں اور اُس سے وہ یہہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وہ عیسائی جواب یہہ تعلیم کرتے ہیں کہ ہمارے اعتقاد کی بنیاد مسئلہ تثلیث ہے وہ غلط تعلیم کرتے ہیں کیونکہ اگر یہہ بات ہوتی تو خود مسیح بھی ضرور اسکو کام میں لاتا اسکے جواب میں میں اول تو اُس سے یہہ پوچھتا ہوں کہ مسیح نے کسیکو بپتسما دیا تھا یا نہیں کیونکہ اُسکے بیان سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے بغیر از استعمال لفظ تثلیث کے بپتسما دیا حالانکہ حقیقت یہہ ہے (یوحنا کا چوتھا باب ۲ آیت) کہ خود مسیح نے بالکل بپتسما نہیں دیا اسلئے ہم اس معاملہ میں یہہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسطرح عمل کرتا اگرچہ ہمکو یہہ صاف صاف معلوم ہے کہ اس معاملہ میں اسکی خواہش کیا تھی اور اُس نے اپنے شاگردوں کو بپتسما دینے کی نسبت کیا حکم دیا متی کی انجیل ۲۸ - باب ۲۰ - آیت میں درج ہے تم جا کے سب قوموں کو شاگرد کرو اور اُنہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس سے بپتسما دو جس آیت کی صداقت کی نسبت کسی شارح یا مخالف نے ذرا سا بھی شک اب تک ظاہر نہیں کیا - مسیح کے شاگردوں کی بابت ہم یہہ جانتے ہیں کہ انکا حال کچھ ایک اس سے مختلف ہے کیونکہ اعمال کی کتاب میں ذکر آیا ہے کہ اُنہوں نے بہت سے آدمیوں کو بپتسما دیا اور شائد عبد الغفور ان ہی مقامات کی طرف اشارہ کرتا ہے اسکی بابت میں تین باتیں کہونگا عبد الغفور کے بیان سے نہیں یہہ معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں نے جو لوگوں کو بپتسما دیا تھا اُسکا مفصل حال کتاب مقدس میں ہے اور اس وجہ سے ہم تحقیق کہہ سکتے ہیں کہ اُسوقت وہ کیا الفاظ کام میں لائے تھے یہہ بات نہیں ہے عہد جدید میں ایک بھی ایسا بیان نہیں ہے ہر حالت میں اُسمیں صرف اُس امر کا ذکر ہے جو واقع ہو چکا مثلاً یہہ کہ فلان فلان اشخاص نے خداوند مسیح کے نام پر بپتسما پایا جیسے ہم یہہ کہیں کہ فلان شخص نے فلان روز دین محمدی اختیار کیا اور ان خاص الفاظ کا ذکر نہ کریں جو اُسوقت اُسکے مُنہہ سے نکلے - دویم وہ یہہ بیان کرتا ہے کہ جو لوگ عیسائی ہوتے تھے اُنسے صرف ان دو باتوں پر ایمان لانیکی درخواست کیجاتی تھی یعنے یہہ کہ خدا ہے اور قیامت کے دن انصاف ہوگا یہہ بات نہیں ہے سب سے بڑی بات یہہ تھی کہ جو عیسائی ہووے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاوے ہر حالت میں بپتسما پانیکے وقت جہاں یہہ ذکر ہے کہ ان کو کیا اعتقاد رکھنا چاہئے یہہ عبارت ضرور لکھی ہے کہ اُنہوں نے خداوند یسوع مسیح کے نام سے بپتسما پایا یہہ ابھی ذکر ہو چکا ہے کہ تثلیث کے مسئلہ کا پورا بیان کیوں درج نہیں ہے کیونکہ انجیل میں جہاں اسکا ذکر آیا ہے اُس سے یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہہ ارادہ کیا گیا ہو کہ پورا پورا بیان اُس رسم کا لکھا جائے بلکہ صرف اسجگہ ایک گزشتہ ماجرے کا بیان ہے علاوہ ازایں جب یہہ ذکر ہے کہ اُنہوں نے مسیح کے نام پر بپتسما پایا اُسکے معنے تحقیق یہی ہیں کہ اُنہوں نے اسکی تعلیم کے بموجب اور اُس تعلیم کو قبول کرکے بپتسما پایا اور جو تعلیم وہ تھی اسکا بیان ہم ابھی کر چکے ہیں یعنے متی کی انجیل ۲۸ باب ۲۰ - آیت میں اسکا ذکر ہے +

سیوم بانسبت یہہ عبد الغفور کہتا ہے کہ عہد جدید کی آیتوں میں تغیر و تبدل ہو گیا کیا عبد الغفور یہہ بیان کر سکتا ہے کہ رسولوں کے اعمال میں جو ذکر ہے اُسکو اس غرض سے کہ متی کی انجیل کی اُس آیت سے جسکا میں نے ابھی ذکر کیا ہے مطابق ہو جائے کیوں نہیں بدل دیا یا متی کی انجیل میں رسولوں کے اعمال کے مطابق کرنیکے واسطے کیوں نہیں تبدیلی کر دی ہے جو شخص کسی اصلی چیز میں بناوٹ کرتا ہے اُسکو اسبات کا بڑا خیال ہوتا ہے کہ ظاہرا متراوف باتیں نہ رہ جائیں - (ظاہرا متراوف کا لفظ میں اسواسطے استعمال میں لاتا ہوں کہ میں ابھی اوپر کہہ چکا ہوں کہ وہ صرف ظاہرا ہیں) - بلکہ اسبات کا بڑا خیال رکھتا ہے کہ جو مقامات ایک دوسرے سے خلاف ہیں اُنکو بالکل مطابق کر دے عدالت کا جج گواہوں کی نسبت یہہ کہہ سکتا ہے کہ سچے گواہوں کی یہہ سب سے بڑی شناخت ہے کہ اُنکے بیانات دراصل تو بڑی بڑی باتوں میں مطابق ہوں اور ظاہرا اُنمیں

فرق معلوم ہوتا ہو دوسرا سوال اسبابت ہو کہ اصلی عبارت کو بگاڑ کر لکھا ہو اور راقم اُس عبارت کی طرف اشارہ کرتا ہو جو یوحنا کے پہلے خط کے پانچویں باب کی ساتویں آیت میں ہو میں یہہ بات قبول کرتا ہوں کہ یہہ آیت اصلی نہیں ہو اور اصل عبارت میں درج نہیں ہونی چاہئے اسمیں کچھ شبہہ نہیں کہ یہہ فقرہ اول ہی اول حاشیہ پر اصل عبارت کی تشریح کیواسطے درج کیا گیا تھا اور کبھی بعد میں غلطی سے اصلی عبارت میں شامل ہو گیا متی کی انجیل کے ۲۸- باب کی ۱۹- آیت اور دیگر ایسی آیتوں کے دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ یہہ فقرہ تثلیث کے مسئلہ کو روا کرنے کے واسطے جوڑ دیا کہیں نہیں پایا جاتا جیسا عبدالغفور بیان کرتا ہو جلسازی سے زیادہ کیا گیا تھا یا جیسا میں کہتا ہوں یہہ بطور صحیح تشریح کے حاشیہ پر درج تھا اور اُن آیتوں سے جو میں نے اوپر بیان کیں جو مطلب کلام کا ہو اُسکے بالکل موافق تھا مگر میں اول تو یہہ پوچھتا ہوں کہ اِس آیت کا اصلی نہ ہونا کیونکر معلوم ہو گیا سو برس پہلے اُسوقت نہ تو پادریوں کو اور نہ محمدیوں کو اسکی بابت کچھ شبہہ تھا اُسکی وجہ یہہ تھی کہ اُس زمانہ میں اصل نسخے بہت کم تھے اور اسلئے جو کچھ اُن میں تھا صحیح تصور کیا گیا تھا خواہ وہ درحقیقت صحیح تھا یا نہ تھا جیسا جب خلیفہ عمر نے سب قرآن جلا دیئے اُسوقت محمدیوں کو وہ قرآن جو اُسنے باقی رہنے دیا تھا مجبوراً صحیح ماننا پڑا کیونکہ کوئی اور جلد تو قرآن کی تھی ہی نہیں جس سے وہ اُسکی صداقت یا غلطی معلوم کر سکتے اسی طرح بعض اوقات یہہ ہوتا ہو کہ کوئی سوداگر جسکو یہہ اذیت ہوتا ہو کہ میرا حساب درست نہیں ہو وہ اپنی بہیوں کو جلا دیتا ہو بہیاں جلا دینے سے اسکا حساب درست نہیں ہو جاتا لیکن یہہ بات ثابت ہونی ناممکن ہو جاتی ہو کہ اسکا حساب غلط ہو یا صحیح لیکن میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ عیسائیوں کو کبھی ایسی سخت ضرورت پیش نہیں آئی انہوں نے بڑی احتیاط کے ساتھ ہر شیٔ کو جس سے انجیل کی اصلیت مقرر کرنے میں مدد ملی تلاش کر لیا اور قائم رکھا ہو اور اسطرح بتدریج

بہت سی ایسی شہادت بہم پہنچائی ہو جس سے بعض مقامات تو بالکل غلط ثابت ہو گئے اور باقی ایسے صحیح ثابت ہو گئے کہ جنکی اصلیت میں اب کسیکو کلام نہیں یہہ وہ حقیقت ہو کہ جسکو محمدی مناظرہ کرنیوالے ٹال جاتے ہیں وہ یہہ کہتے ہیں کہ چونکہ گذشتہ سو برس کے امتحان سے انجیل کی چند آیتیں غلط ثابت ہو گئی ہیں اسلئے باقیوں کی بھی اصلیت میں شبہہ ہوتا ہو مگر حقیقت حال اُسکے بالکل برعکس ہو یعنے جس امتحان سے بعضوں کی غلطی ثابت ہوئی اُسی امتحان سے باقیوں کی صداقت ایسی ثابت ہو گئی جیسے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اسکی مثال ہم مدرسہ کے امتحان سے دے سکتے ہیں مثلاً امتحان سے پیشتر سب طلبا یہہ یقین کرتے ہیں کہ ہم سب پاس ہونیکے لائق ہیں مگر امتحان جب ہوتا ہو تو بعض اُنمیں سے فیل ہو جاتے ہیں اور انکی کم لیاقتی اسطرح ظاہر ہو جاتی ہو کیا اسبات سے اُن لڑکوں کی لیاقت میں جو پاس ہو گئے شبہہ ہو سکتا ہو ہرگز نہیں وہ امتحان جس سے بعضوں کی نالیاقتی ثابت ہو گئی اُسی امتحان سے وہ جو کامیاب ہو گئے انکی لیاقت اسقدر ظاہر ہو گئی اسیطرح یورپ اور دیگر اقالیم میں جہاں صحیح اور غلط میں تجویز کرنیکا علم جاری ہو گیا ہو دشمن اور دوست انجیل کو اسیطرح جانچتے ہیں اب ان مختلف قسم کی شہادتوں کے بیان کرنے میں جو اسطرح بتدریج جمع ہو گئے ہیں اور جنکے ذریعہ سے ہم اب کل انجیل کی صداقت ویسے ہی طور سے ثابت کر سکتے ہیں جسطرح چند علیحدہ علیحدہ آیتوں کی غلطی مفصل بیان کرنے میں مجھے بڑی دیر لگے گی مگر میں ان شہادتوں کی تین بڑی قسمیں بیان کرونگا اول تو اصل انجیل کے نسخوں کی بابت فی الحال انجیل کے نسخے بہت ہیں بعض تو اُنمیں سے تیسری اور چوتھی صدی کے ہیں اور چند محمد صاحب کے زمانہ سے پہلے کے ہیں اُنسے یہہ بات قطعی ثابت ہوتی ہو کہ عیسائی مذہب کی اول صدی میں جو انجیل جاری تھی وہی اصل میں اب بھی ہو میں اصل کا لفظ اسوقت استعمال میں لاتا ہوں کہ اگرچہ الفاظ میں کچھ فرق ہو مگر

بہ لحاظ عقاید اُس زمانہ کی انجیل اور آجکل کی انجیل میں ذرا سا بھی فرق نہیں اور ان قلمی نسخوں سے مجھے تو یہہ بھی صاف صاف ثابت ہوتا ہو کہ قرآن خدا کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں ہو بلکہ آدمی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو اور وہ بھی ایسے آدمی کے ہاتھ جو جس شیٔ کی بابت لکھتا تھا اُسکا حال اُسے بہت کم معلوم تھا کیونکہ قرآن کا پڑھنے والا جو دل کا صاف ہو اور جسے تعصب نہ ہو اُسکو اسبات میں ذرا بھی شبہہ نہ ہوگا کہ محمد صاحب اپنے سامعین کو اپنے دعوے کی صداقت میں برابر انجیل کے حوالے دیتے تھے جیسا کہ سر ولیم میور صاحب نے شہادت قرآنی میں ثابت کیا- اب ہم یہہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ جو انجیل اب ہو اُسمیں اُنکی جانب کہیں اشارہ نہیں ہو بلکہ جو درجہ مسیح کا بتایا گیا ہو اُس سے یہہ ثابت ہو گیا ہو کہ نبیوں کا جو سلسلہ قدیم سے ہوتا چلا آتا تھا وہ مسیح پر بالضرور ختم ہو گیا اور اُسکے بعد ایسے طور پر کسی اور نبی کا ظاہر ہونا ناممکن تھا بلاشبہ محمدی یہہ جواب دیتے ہیں کہ عیسائیوں نے اُن مقامات کو جنکا محمد صاحب حوالہ دیتے ہیں اُڑا دیا ہو اور اگر محمد صاحب کے زمانہ سے پہلے کے نسخے نہ ہوتے تو اس دلیل کو رد کرنا مشکل ہو جاتا (اگرچہ میں خیال کرتا ہوں کہ ہم اس حالت میں بھی یعنے اگر قلمی نسخے نہ ہوتے تو بھی اور قسم کی شہادت سے جسکا میں ابھی ذکر کرونگا رد کر سکتے تھے) لیکن چونکہ اب ہمارے پاس انجیل کے قدیم قلمی نسخے ہیں جنسے ہمیں یہہ ثابت ہوتا ہو کہ محمد صاحب کے زمانہ سے پیشتر انجیل میں کیا درج تھا اور نہ ایک ملک اور ایک ہی فرقے یعنے عیسائیوں کے فرقے میں نہیں بلکہ بہت سے ملکوں میں اور علی الخصوص قدیم کے یہودیوں میں بھی اسلئے یہہ عیاں ہو کہ یا تو محمد صاحب خود انجیل کے مضمون سے ناواقف تھے جس سے کہ وہ اسیطرح حوالے دیتے ہیں اور اگرچہ وہ خود اُس سے واقف تھے تو انہوں نے اپنے ناظرین کی جہالت سے فائدہ اُٹھایا اور اُنکو

ایک ایسی شےکا حوالہ دیا جسمیں درحقیقت اُنکے دعوے کی کہیں تائید نہیں پائی جاتی +

اخبارات تار برقی

مدراس ۲۷ دسمبر مسٹر بریکس اٹیکنسن مدراس سول سروس اور سابق کلکٹر تینویلی کو جنپر گورنمنٹ نے چند الزام روپیہ قرض لینے اور ایسا چال چلن رکھنے پر جو ایک ملازم سول سروس کی شان کے شایاں نہیں عائد کئے تھے ملازمت سے برطرف کیا گیا۔ صاحب سکرٹری آف سٹیٹ فرماتے ہیں کہ ان کو نہایت افسوس ہے کہ ان کے پاس سوا اسکے اور کوئی چارہ نہیں کہ ان کے حکم کے موصول ہونے کی تاریخ (۲۴ - دسمبر) سے مسٹر اٹیکنسن کی برطرفی کی ہدایت کریں کیونکہ مسٹر اٹیکنسن نے اِس تنبیہہ پر بھی لحاظ نہیں کیا جو سابق میں ایک موقع پر جبکہ یہہ خیال کیا گیا تھا کہ اُسنے خود معاملہ کر لیا ہے کیگئی تھی +

کولمبو ۲۸ - دسمبر اخبار جاپان میل مطبوعہ ۱۶ - ماہ حال مخبر ہے کہ کوریا کے باغیوں نے بادشاہ کو گرفتار کر لیا تھا لیکن بعد میں چینی اور جاپانی فوج نے اسکو رہا کرا لیا - مضبوط مقامات ابتک باغیوں کے قبضہ میں ہیں اور کہا جاتا ہے کہ روس مداخلت کریگا - چینی جنگی جہاز انگلستان کو روانہ کئے گئے ہیں جہاں غیر ملکوں کے آدمی امن سے ہیں +

مدراس ۲۹ - دسمبر گزشتہ شب تھیوسافیکل سوسائیٹی کا نواں سالانہ جلسہ ہوا - کرنیل الکاٹ نے کہا کہ میڈم کو کمپ کے معاملہ پر ممبروں کی ایک کمیٹی نے بشمولیت وکلا غور کیا ہے اور یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ میڈم ملیگس کی بیقصور عورت ہے اور اُسپر بہتان لگایا گیا ہے - ابھی تک کمیٹی نے یہہ فیصلہ نہیں کیا کہ آئندہ اس معاملہ میں کیا کارروائی کیجائے - گزشتہ شب کی کارروائی کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ تھیاسافی اب رونق پر ہے +

قاہرہ ۲۷ - دسمبر بیان کیا جاتا ہے - کہ مہدی کی فوج مقام مرادہ سے دو دن کے راستہ پر مورچہ بندی کئے بیٹھی ہے - ۸ - رجمنٹ جسکی ۹ سو کی جمعیت ہے پیر کے دن کوٹری سے روانہ ہوگی +

قاہرہ ۲۸ - دسمبر دو قاصد جنکو خرطوم چھوڑے دو ہفتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ مقام اودرمن میں مہدی کے پیرو رسد نہ ملنے سے ہلاک ہوتے جاتے ہیں اور بہت سے چھوڑکر چلے گئے ہیں +

قاہرہ ۲۸ - دسمبر خبر آئی ہے کہ کسالا کی قلعہ بندی فوج نے باہر نکل کر حملہ کیا اور باغیوں کو شکست دی +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۸ - دسمبر جنرل زیلینائی افغانستان کے کمیشن میں شامل ہونے کے لئے آج روانہ ہوگئے - بیان کیا جاتا ہے کہ سرحد بندی افغانستان کا کام واقعی آئندہ دو ماہ تک شروع نہیں ہوسکتا +

میڈرڈ ۲۸ - دسمبر زلزلہ کے صدمے سے مقامات ملاگا اور گرینڈا میں بہت سخت نقصان پہنچا ہے ہیں - قصبہ النہامہ میں جو صوبہ گرینڈا میں واقع ہے ۳۰۰ - سو آدمی ضائع ہوئے اور شہر برباد و منہدم ہوگیا - اسکے علاوہ کئی جنوبی قصبوں اور دیہات کو نقصان شدید پہنچا - گرینڈا و سول کے گرجوں کو بھی نقصان پہنچا - جنوبی صوبوں میں نہایت خوف پھیلا ہوا ہے اور شہروں اور دیہات کے باشندے میدانوں میں خیمہ زن ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ ایک ہزار آدمی ضائع ہوچکے ہیں +

کیپ ٹون ۲۷ - دسمبر سینٹ لوسیا واقع زولولینڈ میں انگریزی جھنڈا قائم کیا گیا +

کولمبو ۲۰ - دسمبر پیکن میں حفاظتی فوج کی تعداد دس ہزار ہے - اور ۱۲۰ جرمن افسر اور سرجنٹ اسکو قواعد سکھلاتے ہیں - خبر ہے کہ یہہ لوگ بہت لائق ہیں گزشتہ تین ہفتے سے فارموسا کیحالت میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا - تامسوئی پر ہنوز چینیوں کا قبضہ ہے - اور کیلانگ کے قریب پہاڑیوں میں اکثر لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں ایڈمیرل کوربٹ کے بیڑے میں بیماری اور موت کا بازار گرم ہے - فارموسا کی گولہ باری سے چینی کشتیوں کو چنداں نقصان نہیں پہنچا - گو بہت سی پکڑی گئی ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ صرف دو جہاز فرانسیسی بیڑے پر بمقام کیلانگ حملہ کرینگے - اور یہہ دو نوارم سٹرانگ فولادی اور کمزور ہونگے اور یہہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ دونوں ایک جرمنی کے باشندے ایڈمیرل سیبن اور تین جرمن افسروں اور سکاٹ لنڈی اور امریکن انجنیروں اور برٹش گولہ اندازوں کے ماتحت ہوں گے - ہر ایک جہاز پر ایک جرمن سرجن ہوگا - جہازی منتخب اور قواعد دان ہیں اور ایڈمیرل سیبن خیال کرتا ہے کہ وہ فرانسیسی آہنی جہازوں کو غرق کر سکتا ہے ٹانکن میں فرانسیسی فوج میں موت کا زور ہے اور ۱۲ - سے ۷ - ہزار تک آدمی نکمے ہوگئے ہیں - موسم فوجی کاموں کے لئے عمدہ ہے - لیکن فرانسیسی تاوقتیکہ فوج امدادی کثرت کے ساتھ نہ آئے - پیشقدمی نہیں کرسکتے کیونکہ ملک ڈاکوؤں اور چینیوں سے معمور ہے جو چھوٹی تندہی سے لڑتے ہیں سڑکیں اور دریا سویلیوں کے لئے نہایت خطرناک ہیں چنانچہ بہت سے ہیبانگ سے بیکنغ کو سفر کرتے ہوے مارے گئے +

کلکتہ ۳۰ - دسمبر اخبار انگلشمین کو معلوم ہوا ہے کہ یہہ قطعی طور پر قرار پایا گیا ہے کہ ہائیکورٹ کے نئے جج مسٹر ٹریولین مسٹر بیورلی اور بابو چندر مادھو گھوس ہوں گے اور خیال کیا جاتا ہے کہ عدالت مذکور کے کھلنے سے پہلے صاحب سکرٹری آف سٹیٹ کی منظوری بھی آجائیگی +

۵ - جنوری کو حضور ویسرائے تارکیسر ریلوے کا کھولینگے

سرکاری کاروبار کے لئے لائین گورنمنٹ پنجشنبہ کو کھل جائیگی۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال بھی حضور ممدوح کے ہمراہ ہونگے +

کلکتہ یکم جنوری سرکاری خبر ہز اکسلینسی گرینڈ ماسٹر آف دی موسٹ ایگزالٹڈ آف دی اسٹار آف انڈیا بمسرت تمام مشتہر کرتے ہیں کہ ہر مجسٹی حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے مذکورہ بالا آرڈر کے متعلق حسب ذیل تقررات فرمائے ہیں +

نائٹ گرینڈ کمینڈر۔ ہر ہائنس آصف جاہ مظفر الملک نظام الملک۔ نظام الدولہ نواب میر **محبوب علیخان** بہادر فتح جنگ نظام حیدر آباد +

نائٹ کمنڈر۔ آنریبل آگسٹس ریورس **طامسن** سی ایس۔ آئی۔ سی لفٹنٹ گورنر بنگال اور چارلس **گرانٹ** اسکوائر سی۔ ایس۔ آئی سکرٹری گورنمنٹ انڈیا۔ صیغہ خارجیہ +

کمپینین آف دی اسٹار آف انڈیا۔ ہنری ولیم **پیرمروز** صاحب سابق پرائیویٹ سکرٹری حضور ویسرائے و گورنر جنرل ہند +

ہر مجسٹی حضور ملکہ معظمہ و قیصر ہند مندرجہ ذیل صاحبان کو جو اپنی خدمات کی وجہ سے الطاف خسروانہ کے مستحق ہیں بڑی خوشی سے کمپینین آف دی انڈین ایمپائر مقرر فرماتے ہیں +

ماسٹر **مٹن** صاحب ڈایرکٹر مدرسہ جنگلات واقع نانسی فرانس۔ ماسٹر **بیولی** صاحب سب ڈایرکٹر مدرسہ جنگلات واقع نانسی فرانس۔ میجر لیوس کانوے **گورڈن** صاحب رائل انجنیر مینجر مشرقی بنگال اسٹیٹ ریلوے۔ ریورنڈ **کرشن موہن** بنرجی سینیر فیلو ڈاکٹر ری ڈاکٹر آف لا کلکتہ یونیورسٹی و میونسپل کمشنر شہر کلکتہ۔ جیمس میکناب **کیمپبل** اسکوائر ایم۔ اے۔ بمبئی سول سروس۔ اسسٹنٹ

کلکٹر و مجسٹریٹ راؤ صاحب مہادیو رام۔ روپ رام ملکانک۔ پرنسپل احمد آباد ٹرینگ کالج۔ رالف طامس ہاجکنس **گرفتھ** اسکوائر۔ ایم۔ اے ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم اضلاع شمالی و مغربی و اودہ۔ کنور **ہرنام سنگہ** صاحب اہلووالیہ ریاست کپورتھلہ۔ پیٹر **مچل** اسکوائر پرسنل اسسٹنٹ صاحب ایڈجوٹنٹ جنرل ہند۔ نواب **نوازش علیخان** صاحب آنریری اسسٹنٹ کمشنر پنجاب رسالدار میجر **ایشری پرشاد** صاحب عدہ پنشن سابق اول جمعدار سنٹرل انڈیا ہارس۔ ڈینیکر پیس **بینیولی** اسکوائر آنریری اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری ہز اکسلینسی حضور ویسرائے و گورنر جنرل ہند +

ہز اکسلینسی حضور ویسرائے و گورنر جنرل ہند بڑی خوشی سے ”خان بہادر“ کا خطاب عظیم الدین خان صاحب ریاست رامپور۔ اور خطاب ”رائے بہادر“ منشی گلکپر شاد صاحب انسپکٹر مدارس قسمت روہیلکھنڈ واقع اضلاع شمالی و مغربی کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا فرماتے ہیں +

بمبئی ۲۰۔ دسمبر آج صبح لارڈ رینڈلف چرچل ایک انگبوٹ میں یہاں پہنچے۔ اور گورنمنٹ ہوس میں تشریف لے گئے جہاں آپ گورنر صاحب کے مہمان ہیں۔ پالمال گزٹ لکھتا ہو کہ لارڈ ممدوح کے ہندوستان روانہ ہونے سے پیشتر ہمارے چیمبرلین صاحبان میں عمدہ طور پر مصالحت ہو گئی +

برلن ۲۹۔ دسمبر نارتھ جرمن گزٹ نے آج ایک مضمون جرمنی کی پالیسی دربارہ مصر پر شایع کیا ہو۔ جو بقول راقم مضمون دول یورپ کے باہمی دوستانہ ارتباط کے تقاضا کے موافق ہو۔ وہ لکھتا ہو کہ گو جرمنی انگلستان کی نیک نیتی کی تعریف کرتی ہو مگر وہ اینگلو ایجپشن شاہ بالوطون کو فرانسیسی آگ سے باہر کھینچنے کا ذمہ نہ اٹھائیگی +

لودیانہ

یکم جنوری کو بتقریب یادگار خطاب قیصر ہند بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ اور گھوڑ دوڑ وغیرہ کرنے والوں کو انعام عطا ہوئے۔ انتظام جلسہ کا منشی چتر سنگہ تحصیلدار و بابو گوری شنکر صاحب شرف نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ کیا اور کسی قسم کا ہرج واقع نہیں ہوا +

ہمنے پہلے بہت کچھ لکھا ہو کہ شہر کے گلی کوچوں سے خانگیوں کو اٹھایا جاوے تاکہ یہہ بھی غلاظت دور ہو۔ اگرچہ انتظام ہوا مگر پھر وہی کیفیت ہو کہ شہر کے اکثر گلی کوچوں میں خانگیاں موجود ہیں۔ اگر ہمارے جدید ممبران صاحبان اپنے اپنے حلقوں کو اس غلاظت سے بھی صاف رکھیں تو شہر کی ناپاکی دور ہو سکتی ہو۔ اور اگر ساتھ ہی اسکے ایکٹ دکھلائی پر بھی عملدرامد کیا جاوے تو جسقدر اب اس فرقہ ناہنجار کو ترقی ہو رہی ہو ضرور تنزل ہو جاوے +

شہر کے اہل ہنود نے ہفتہ حال میں چند مرتبہ پنچایت کی اور آخر کار یہہ قرار پایا کہ شاہ جہان پوری کھانڈ کا استعمال بند کر دینا چاہئے کیونکہ دیکھا گیا ہو کہ اسمیں ہڈیاں ہوتی ہیں اور یہہ ہڈیاں ضرور گائے کی ڈالی جاتی ہیں جس سے اسقدر صفائی آتی ہو۔ چنانچہ تمام اہل ہنود نے دستخط کر دیئے ہیں اور حلوائیوں کے پاس جسقدر کھانڈ موجود تھی وہ بھی انکے پاس سے واپس لی گئی ہو۔ کیا ہمارے شہر کی اہل ہنود دیگر رسوم قبیحہ کی بابت ایسا اتفاق کر سکتے ہیں +

پختہ خبر ہو کہ جناب منشی محمد عقیل صاحب سپرنٹنٹ بندوبست انبالہ بعہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ لودیانہ میں آجکل تشریف لانے والے ہیں اور منشی حکیم الدین صاحب کی تبدیلی کا تذکرہ بھی کچھ طور سے ہو گئی ہو۔ سردی کا زور ہو اور بارش کی آمد آمد کے آثار نمایاں